بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

روزے دارو......اللہ نبی کے پیارو............

یادش بخیر......ماہ صیام اپنی برکتیں اور اللہ کی رحمتیں عام کرتا ہوا بخیر و بخوبی بلکہ بحسن وخوبی گزر گیا، شیاطین پھر سے آزاد ہوگئے، اور کراچی میں تو شاید اس بار شیاطین قید میں ڈالے ہی نہیں گئے (واللہ ورسولہ اعلم بالصواب)..........کیونکہ قتل وغارت گری اور چھینا جھپٹی وعزت دری کا سنگین کھیل دوران رمضان المبارک پوری ڈھٹائی کے ساتھ کھیلا جاتا رہا۔ لیکن چونکہ حدیث شریف اس امر میں وارد ہے اس لئے ممکن ہے شیاطین الجن قید میں ڈالے گئے ہوں مگر شیاطین الانس ان کی ڈیوٹی ادا کرنے میں ایکٹو(Active) رہے ہوں اور اس بات کی کوئی ڈائریکٹو(Directive) قید ہونے سے قبل وہ ان کو دے گئے ہوں کہ دیکھنا..........ہمارا بنابنایا کھیل بگڑنے نہ دینا.........بڑی محنت سے ہم نے یہ آگ لگائی ہے ہماری واپسی تک اسے بجھنے نہ دینا.........**ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**.........**اللھم انا نعوذ بک من ھمزات الشیاطین و نعوذ بک رب ان یحضرون**..........

الحمد للہ کہ سپریم کورٹ کے بروقت اقدام، اور بعض دیگر اداروں کے اقدامات کے نتیجہ میں کراچی میں شرپسندی کسی حد تک کم ہوئی............

بایں ہمہ ....رمضان المبارک میں لگنے والی معروف صدا اب کے بھی ہمارے کانوں میں رس گھولتی رہی.........روزے دارو.............اللہ رسول کے پیارو..............سحری کا وقت ہوگیا ہے.........اٹھو سحری کرلو...............اور اپنا دامنِ مراد بھرلو...............

یہ روح پرور اور دلکش آواز رمضان المبارک ہی میں سننے کوملتی ہے، ہندو پاک کی بعض مساجد کے مؤذنین سحری کے وقت اپنے مخصوص انداز میں وقفے وقفے سے یہ صدا لگاتے ہیں ....روزے دارو......اللہ کے پیارو......اٹھو ، سحری کا وقت ہوگیا ہے............چار بج چکے ہیں سحری کا وقت ختم ہونے میں ....باقی ہے...........

یہ ایک روایت ہے ہمارے کلچر کی ، ہم بچپن سے یہ آواز سنتے چلے آرہے ہیں..........دور افتادہ دیہاتوں میں جہاں لاؤڈ اسپیکر نہیں ہوتے وہاں سحر وافطار کے وقت نقارہ بجایا جاتا ہے..........تو کہیں نوبط بجتی ہے..........بعض علاقوں میں سحری کے وقت میلا دخواں گلیوں میں گھوم کر میلادخوانی کرتے جاتے ہیں اور صدائیں لگاتے جاتے ہیں..........اٹھو.....اٹھو.....سحری کا وقت ہوگیا..........اٹھئے سحری کیجئے..........اللہ کو یاد کیجئے..........نبی کا نام لیجئے..........صل علی نبینا صل علی محمد..........پھر نعت کے چند اشعار مخصوص ترنم کے ساتھ..........صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا..........بھی پڑھتے جاتے ہیں.....ابھی مساجد سے اعلانات کا سلسلہ شروع نہیں ہوا ہوتا کہ ڈھول والا آتا ہے..........اور ایک مخصوص انداز میں ڈھول پیٹتا جاتا ہے..........

یہ سلسلہ صرف ہندو پاک تک محدود نہیں اور نہ ہی یہاں کی ثقافت کا خاص حصہ ہے بلکہ یہ اسلامی ثقافت کا وہ باب ہے جو آہستہ آہستہ اور شاید مادی ترقی کے سبب بند ہوتا جارہا ہے.....عرب دنیا میں سحری میں جگانے والوں کو مسحراتی کہا جاتا ہے..........عرفہ عبدہ علی ایک عرب تذکرہ نویس ہیں وہ اپنے ایک مقالہ میں لکھتے ہیں ....مسحراتی سحری کے وقت اپنے مخصوص لب ولہجے میں آواز لگاتا..........**تسحروا.....کلوا.....واشربوا**..........اور پھر یہ آیت بآواز بلند پڑھتا..........**یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام**..........پھر سحری کھانے کی مناسبت سے کبھی ان کلمات عاطرہ کی تلاوت کرتا..........**ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا.....عینا یشرب بھا عباداللہ یفجرونھا تفجیرا**.....

حاکم مصر عنبسہ ابن اسحاق (۲۸۳ھ) کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ فوجی چھاونی سے جامع مسجد سیدنا عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) تک پیدل سحری کے وقت جایا کرتا تھا، اور راستے میں لوگوں کو سحری کے لئے جگانے کی خاطر بلند آواز سے تسحروا.....قوموا.....تسحروا..........وحدواللہ..........کلوا واشربوا..........ھذا وقت السحور..........کہتا جاتا تھا.......

معروف مورخ وسیاح ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ میں مؤذن الزمزمی سحری کے وقت اپنے خوبصورت جملوں سے لوگوں کو بیدار کیا کرتا..........اس کے ساتھ اس کے دو چھوٹے بھائی بھی ہوتے جو اس کے جملوں کو دہراتے جاتے تھے..........علاوہ ازیں مسجد حرام میں ایک اونچی

جگہ پر ایک لمبی لکڑی نصب تھی جس پر سحری کے وقت دو قندیلیں روشن کی جاتیں .....جو صبح صادق تک روشن رہتیں اوران سے مکہ کے لوگ یہ سمجھ جاتے کہ ابھی سحری کا وقت باقی ہے اور جونہی سحری کا وقت ختم ہوتا یہ قندیلیں اتار لی جاتی تھیں..........مؤذنین سحری کے وقت بلند جگہ کھڑے ہوکر ندائے سحری بلند کرتے رہتے تھے......دور کے لوگ قندیلوں سے سحری کے وقت کا اندازہ لگاتے...........

بغداد میں خلیفہ ناصر عباسی کے دور میں ابن نقطہ المزکلش (متوفی ۵۹۷ھ......۱۲۰۰ء) سرکاری طور پر اس خدمت پر مامور تھا کہ وہ خلیفہ ناصر کو اور دیگر لوگوں کو سحری کے وقت جگائے......وہ اس وقت مخصوص اشعار پڑھ کر لوگوں کو جگایا کرتا..........ان اشعار کو عربی میں ....القوما..........کہا جاتا، یعنی جگانے والے اشعار..........کتب تاریخ میں ان اشعار میں سے بعض یوں منقول ہیں...........

ایها النوام قوموا للفلاح	**واذكروا الله الذی اجری الریاح**
ان جیش اللیل قد ولی وراح	**وتدانی عسکر الصبح ولاح**
معشر الصوام یابشرا کموا	**ربكم بالصوم قد هنا کموا**
وجوا ر البیت قداعطاکموا	**فافعلوا افعال رب الصلاح**
واشربوا عجلی فقد جاء الصباح	**یا من یروم توسلا وتوصلا**
صم رغبة فی قول رب قد عل	**الصوم لی وانا الذی اجزی به**

(اے سونے والو فلاح پانے کے لئے جاگو، اور اس اللہ کو یاد کرو جس نے ہوائیں چلائی ہیں، رات کا لشکر رخصت ہوگیا، اور صبح کی فوجیں آیا چاہتی ہیں، اے روزہ رکھنے والو تمہیں مبارک ہو تمہارا رب نے تمہیں روزہ سے سرفراز کیا ہے، تمہیں اپنے گھر کا قرب بخشا ہے، پس اپنے اس رب کے بتائے ہوئے بھلائی کے عمل کرو، جلدی سے کھا پی لو صبح ہونے والی ہے، اللہ رب العزت کے اس وعدہ کے پیش نظر روزہ رکھو کہ جس میں اس نے کہا ہے کہ...............روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں)

مصر کے دو معروف شہروں، قاہرہ اور فسطاط میں سحری کے وقت طبلہ بجایا جاتا اور طبلچی لوگوں کو سحری کے وقت بیدار کرنے گلیوں میں نکلتا............اسکندریہ......یمن اور مغرب (مراکش) کے بعض علاقوں میں سحری کے وقت دروازوں پر دستک دے کر بیدار کرنے کا رواج تھا..........

شام (Syria) میں سحری کے وقت دف اور سارنگی بجانے کا رواج تھا مراکش کے بعض شہروں میں سحری کے وقت کے اختتام پر سات گولے (پٹاخے) داغے جاتے......جس سے شہر کے لوگ سحری کے وقت کے ختم ہونے پر مطلع ہوتے..........

مسحراتی اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار کا ایک اہم کردار رہا ہے............وہ اپنے الفاظ وانداز میں کسی کا پابند نہیں تھا بلکہ اپنے اس فریضہ کو بحسن وخوبی انجام دینے کے لئے الفاظ وکلمات، انداز وادا کے معاملہ میں بالکل آزاد تھا مگر اخلاقی قدروں کا پاسدار..........عرب دنیا کے ایک حصہ میں وہ اس طرح لوگوں کو بیدار کرتا اور اپنی طرف متوجہ کرتا نظر آتا ہے............

یاسی رضوان......یابن الکرم والجود......یاللی یمر علیک رمضان...... بالفرح ویعود...... وریحتک الحلوۃ فایحہ زی الورود والعود......

وہ راتوں کو گشت کرتا تو اس کے عزیزوں میں سے اس کے ساتھ دو ایک لڑکے ہوتے جو اس کے آگے آگے شمعدان لے کر چلتے تھے، خود اس کے ہاتھ میں ایک دف نما طبلہ ہوتا تھا جسے وہ مخصوص انداز میں بجاتا ہوا اور اشعار و آیات گنگناتا ہوا چلتا تھا............وہ اپنے شہر کی بچیوں کو پیار سے پکارتا جاتا..........

عبلة ست العرائس ما نساش اسمها

یاللی مشجر...... ،والحریر لبسها

کبھی وہ اپنی بستی کے جوانوں کو دعائیں دیتا جاتا..................

یا سی احمد یارب خلیک

والسنة الجایة تکون علی منی

یاسی عزالدین الله یزیدک الکرم

وتشاهد الکعبة وباب الحرم

وینصرک ربی علی من ظلم

☆ عام کی تخصیص نیت کے ساتھ دیانۃً مقبول ہوتی ہے نہ کہ قضاءً ☆

مصری خواتین.......... مسحراتی کے مسحور کن اور کیف پرور پیغامِ سحر سے بہت مسرور ہوتیں، وہ اس کے لئے اپنے گھروں کی دیواروں کے باہر قندیلیں لٹکاتیں اور راستوں پر شمعیں روشن کرتیں تا کہ رات کی تاریکی میں.......... جب وہ آئے.......... تو اسے راستہ طے کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو.......... وہ کبھی کبھی اس سے مولود (نعت) سنانے کی فرمائش بھی کرتی تھیں.......... ان فرمائشی نعتوں میں سے بعض اشعار کا تذکرہ اہل مصر نے اپنی ثقافتی کتب میں اس طرح کیا ہے..........

یا قلبی زید وامدح جمال النبی	طه بن رامة الهاشمی الزمزمی
وفی الهجیر جاتله الغزالة والجمل	والضب والثعبان ووحش الجبل
لما ظهر نو رالنبی المکتمل	تخشی البدور نور ضیا طلعته
تخشی البدور کلها نور ضیاه	احمد رسول الله خاتم الانبیاء
یا بخت من شاهد وجلور حداه	وحج طیبة والمقام واعتمر
بالله ان زرت الحما یا حمام	بلغ سلامی عند باب السلام
وقولی سلام الله من عاشق	الیک یامن کا ن تظله الغمام
احیاکم المولی الی کل عام	وکل عام وانتو الجمیع طیبین

مصر کے عصر جدید کے ادیبِ شہیر عبدالرحمٰن الشرقاوی مرحوم نے مسحراتی کے کردار کا جونقشہ پیش کیا ہے وہ ہماری اس ثقافتِ گم گشتہ کا آئینہ دار ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ ہم سے جدا ہوتی گئی.......... جس کی باقیات بھی مرور زمانہ کے ساتھ رخصت ہورہی ہیں اور اس کی جگہ ایک نئی ثقافت جنم لے رہی ہے، وہ ثقافت جسے ہماری قدیم روایات سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور جس کا بیشتر حصہ اقوام غیر سے درآمد کردہ یا مرعوبیت کا شاخسانہ ہے.......... وہ لکھتے ہیں،

هو رجل من اهل الحی ، یطوف الحی بعد منتصف اللیل
الی ماقبل الفجر، لقد اختفی المسحراتی من اکثر الاحیاء
وحل مکانه فی الاذاعة او التلفزیون من یؤدی دور
المسحراتی.......... وبا لله کم کانت جمیلة مثیرة للوحشه
تلک الکلمات التی تعود ان یلقیها المسحراتی فی ایقاع

حــزيــن وهــو يــودع الشهــر الـكـريـم فـى الليالـى العشـر الاواخـر.........مــا زلـت اذكـر مـن ذلـك الـمـاضـى الجميل كـلـمـات الـمـسـحـراتـى وهـو يودع رمضان فى ايقاع موحش لا اوحش الله منك يا شهر رمضان.........

(وہ محلہ ہی کا ایک فرد تھا، جو آدھی رات کے بعد اور فجر سے پہلے محلے کی گلیوں کا طواف کیا کرتا، مگر اب وہ اکثر محلوں سے غائب ہو چکا ہے، اور اس کی جگہ اب جدید مواصلاتی نشریاتی اداروں، ریڈیو اور ٹی وی نے لے لی ہے،.........گویا اب میڈیا ہمارا مسحراتی ہے.........بخدا کتنے غمناک و دردناک کلمات تھے اس کے جب ....وہ دردبھری آواز میں.........اداس سی فضا میں.........رمضان کے آخری عشرے کی راتوں میں......... ماہ رمضان کے وداعی اشعار وکلمات کہا کرتا تھا...... اس حسین ماضی کی یادیں مسحراتی کے وہ دل میں اتر جانے والے الفاظ وکلمات اب بھی یاد دلاتی ہیں جن میں وہ رمضان کی جدائی کا سوز و گداز سے ذکر کیا کرتا تھا...... ماہ رمضان : اللہ تجھ سے ہمیں اور ہم سے تجھے کبھی دور نہ کرے.................)

مسحراتی اگرچہ سحری کے وقت بیدار کرنے والا ایک عام سا شخص ہے مگر وہ جس طرح نیند سے بیداری کا فریضہ انجام دیتا رہا ہے ایسے ہی ذومعنی الفاظ میں مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیداری کا پیغام بھی دیتا رہا ہے، اس حوالہ سے مسحراتی کے بعض کلمات قابل غور ہیں مثلا......

.........اصحی یا نایم، اصحی وحد الدایم ....وقول نویت بکرۃ.........ان حییت،

الشھر صایم......والفجر قایم.............اصحی یا نایم

وحد الرزاق.........رمضان کریم،

المشی طاب لی.........قالوا فی الموال، ....الرجل تدب، مطرح ماتحب،

انا صنعتی.............مسحراتی فی البلد.........جوال.................

(نوٹ یہ تحریر رمضان المبارک کے بعد شوال میں موزوں ہوئی مگر شوال کے شمارے میں اسے جگہ نہ مل سکی، چنانچہ اسے اس شمارے کے اداریے میں شامل کر دیا گیا ہے......مجلس ادارت)

☆ یکرہ الایثار بالقرب ☆ عبادت میں ایثار مکروہ ہے ☆